

Dar ul Ifta Al Furqan

SHAWWAL 1432AH  
NEWS LETTER

دارالافتا الفرقان

نیوز لیٹر شوال المکرم ۱۴۳۲ھ

24-C, Lane #14, Stadium Commercial Street#14 Khayaban-e-Mujahid, Phase V, Defence, Karachi  
Ph: 021-35844601, Fax: 021-35844602, e-mail: daraliftaalfurqan@gmail.com

## عید کے دن کے اعمال

- (۱) عید کے روز جلدی جاگنا، اور صبح کی نماز اپنے محلہ کی مسجد میں پڑھنا۔
- (۲) شریعت کے موافق اپنی آرائش کرنا۔
- (۳) غسل کرنا، آپ ﷺ عید کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)
- (۴) اگر کسی نے رمضان کے آخری جمعہ میں بال ناخن نہ کاٹے ہوں تو اس کیلئے عید الفطر پر بال اور ناخن کاٹنا سنت ہے۔
- (۵) مسواک کرنا۔ (یہ مسواک کرنا نماز عید کیلئے ہے، وضو میں مسواک کرنا اس کے علاوہ ہے)
- (۶) جو بہتر کپڑے اپنے پاس موجود ہوں وہ پہننا۔
- (۷) خوشبو لگانا۔
- (۸) عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کھجور کھانا، اور طاق عدد میں کھانا، کوئی اور میٹھی چیز بھی کھا سکتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آپ ﷺ کھجوریں تناول کیے بغیر عید گاہ تشریف نہیں لے جاتے تھے، اور کھجوریں طاق عدد میں کھاتے تھے (بخاری)
- (۹) عید گاہ میں سویرے پہنچنا۔
- (۱۰) سواری کے بغیر پیدل عید گاہ جانا۔ (اگر عید گاہ زیادہ دور ہو یا کمزوری کے باعث عذر ہو تو سواری میں مضائقہ نہیں)
- (۱۱) عید گاہ کی طرف اطمینان اور وقار سے جانا، اور نظروں کی حفاظت کرتے ہوئے اور نیچے دیکھتے ہوئے جانا۔
- (۱۲) عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کرنا۔ (اس کی تفصیل آگے آرہی ہے)
- (۱۳) عید کی نماز مسجد کے بجائے عید گاہ یا کھلے میدان میں پڑھنا، آپ ﷺ بھی عیدین کی نماز مدینہ منورہ کی عید گاہ میں ادا فرماتے تھے۔ (بخاری)
- (۱۴) عید الفطر کے دن عید گاہ جاتے ہوئے راستہ میں **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ** وللہ الحمد آہستہ آہستہ کہتے ہوئے جانا۔

- (۱۵) ایک راستہ سے عید گاہ میں جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عید کا روز ہوتا تو آپ ﷺ راستوں میں فرق کرتے (یعنی عید گاہ ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستہ سے واپس آتے)
- (۱۶) عید کی نماز سے واپس آنے کے بعد گھر میں چار رکعت نفل پڑھنا افضل ہے۔
- (۱۷) عید کے دن شرعی حدود میں رہتے ہوئے خوشی اور فرحت کا اظہار کرنا۔
- (۱۸) حسب استطاعت کثرت سے صدقہ کرنا۔

### عید کی نماز کا طریقہ

عید کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ یہ نیت کریں کہ میں دو رکعت واجب نماز عید چھ زائد واجب تکبیروں کے ساتھ ادا کرتا ہوں، اور مقتدی امام کی اقتداء کی بھی نیت کرے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور سبحانک اللہم الخ پڑھیں، اس کے بعد امام تین زائد تکبیریں کہیں گے، اس میں پہلی دو تکبیروں میں تو اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور چھوڑ دیں، اور تیسری تکبیر میں اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور باندھ لیں، پھر امام تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر قرائت کریں گے، اور عام طریقہ سے رکعت پوری کریں گے، پھر جب امام دوسری رکعت میں قرائت سے فارغ ہونگے تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں نہیں جائیں گے، بلکہ تین زائد تکبیریں کہیں گے، ان تینوں تکبیروں میں اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور چھوڑ دیں، اس کے بعد امام چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہیں گے، اس تکبیر پر رکوع میں چلے جائیں، اور باقی نماز عام طریقہ سے پوری کی جائے گی۔

### عید کی نماز میں تکبیریں یا رکعات فوت ہو جانے کے مسائل

- اگر عید کی نماز میں ایسے وقت میں شامل ہوئے کہ امام صاحب زائد تکبیریں کہہ چکے تھے، تو تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دیں اور ہاتھ باندھ لیں، اس کے بعد تین زائد تکبیریں کہیں، اس طرح کہ پہلی دو میں تو اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور چھوڑ دیں، اور تیسری تکبیر میں اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور باندھ لیں، اگر امام قرائت شروع کر چکے ہوں تو بھی اسی طرح کریں۔
- اور اگر ایسے وقت میں شامل ہوئے کہ امام پہلی رکعت کے رکوع میں جا چکے ہیں، تو اگر غالب گمان یہ ہو کہ اگر اوپر ذکر کردہ طریقہ کے مطابق تکبیریں کہنے بعد بھی امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائیں گے، تو اسی طریقہ سے تکبیریں کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائیں، اور

SHAWWAL 1432AH

NEWS LETTER

## نیوز لیٹر شوال المکرم ۱۴۳۲ھ دارالافتا الفرقان

غالب گمان یہ ہو کہ تکبیریں کہنے کی صورت میں امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہیں ہو سکیں گے، تو اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ لیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائیں، اور رکوع میں تسبیح پڑھنے کے بجائے تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں، اور اس میں کانوں تک ہاتھ نہیں اٹھانے، اگر اس طرح کرنے میں رکوع میں تین تکبیریں کہنے کا موقعہ نہیں ملا، بلکہ امام تین تکبیریں کہنے سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے تو اس صورت میں امام کے ساتھ ہی کھڑے ہو جائیں، جو تکبیریں رہ گئیں وہ معاف ہیں۔

● اور اگر امام کے پہلی رکعت کے رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد نماز میں شامل ہوئے، تو اس صورت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز میں شامل ہو جائیں، اور زائد تکبیریں نہ کہیں، بلکہ امام کے ساتھ اپنی نماز پوری کریں، اور جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی رہ جانے والی ایک رکعت پوری کرنے کیلئے کھڑے ہوں تو پہلے تلاوت کریں اور اس کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے تین زائد تکبیریں کہیں، اور تینوں میں اللہ اکبر کہہ کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں، اور پھر چوتھی مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں اور باقی رکعت عام طریقہ سے پوری کریں۔

● اور اگر امام کے دوسری رکعت کے رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد نماز میں شامل ہوئے، تو اس صورت میں امام کے ساتھ نماز پوری کریں، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو جائیں، اور اپنی فوت شدہ دو رکعتیں ادا کریں، اور اس میں پہلی اور دوسری رکعت میں زائد تکبیریں اسی موقعہ پر ادا کریں جس طرح امام کرتا ہے۔

● اگر عید کی نماز میں ایسے وقت میں شامل ہوئے کہ امام تشهد پڑھ چکے ہیں لیکن ابھی تک سلام نہیں پھیرا، تو نماز میں شامل ہو جائیں، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی فوت شدہ دو رکعتیں پوری کریں، اور اس میں اپنے مقام پر زائد تکبیریں کہیں۔

## متفرق مسائل

۱ عید کی نماز کے بعد خطبہ سننا واجب ہے۔

۲ دعا خطبہ کے بعد مانگنے کے بجائے کی نماز کے بعد متصل مانگنی چاہیئے۔

۳ اگر عید کی نماز نکل جائے اور سب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں، تو اکیلے عید کی نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔

۴ اگر عید کی جماعت میں شامل ہو گئے، لیکن کسی وجہ سے عید کی نماز فاسد ہو گئی تو اگر ممکن ہو تو دوسری جگہ جاکر شریک ہو جائیں، یا ایسے لوگوں کے ساتھ ملکر جماعت کر لیں کہ جن کو عید کی نماز نہ ملی ہو یا ان کی نماز بھی کسی وجہ سے فاسد ہو گئی ہو، اور اگر کہیں بھی ملنے کا امکان



نہ ہوا اور نہ ہی لوگ ملیں، تو اس کی قضاء نہیں۔

اگر عید کی نماز میں شامل ہوتے وقت وضوء ٹوٹ جائے، اور وقت اتنا تنگ ہو کہ اگر وضوء کرنے جائیں گے تو نماز نکل جائے گی اور کسی دوسری جگہ نماز ملنے کی امید نہیں تو تیمم کر کے نماز میں شریک ہو جائیں۔

### عید کی رسومات

#### (۱) گلے ملنا

عید کے دن خوشی کے اظہار کیلئے ایک دوسرے سے گلے ملنے کی گنجائش ہے، لیکن اس میں چند باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، گلے ملنے کو ضروری یا عید کی سنت نہ سمجھیں، پہلے سلام کریں پھر گلے ملیں۔

#### (۲) عیدی اور تحفہ تحائف دینا

خوشی کے اظہار کیلئے عیدی دی جاسکتی ہے، بشرطیکہ دینے والا خوشی سے دے رہا ہو، جبراً نہ دے رہا ہو، نیز اس عیدی کو قرض نہ سمجھا جائے کہ اگر فلاں نے ہمارے بچوں کو عیدی دی ہے تو ہمیں بھی ان کے بچوں کو دینی ہوگی، اور اس کو عید کی عبادت نہ سمجھا جائے۔ یہی حکم تحفہ تحائف دینے کا بھی ہے۔

#### (۳) عید کی مبارک باد دینا

عید کے دن عید مبارک یا اس کے ہم معنی الفاظ کہنے کی بھی اجازت ہے، بشرطیکہ اس کو ضروری نہ سمجھیں، نہ کہنے والے کو برانہ کہا جائے، اور مبارک باد دینے سے پہلے مسنون طریقہ سے سلام کریں، واضح رہے کہ عید کے دن مبارک باد دینا کوئی عبادت یا سنت نہیں۔

#### (۴) عید کارڈ دینا

اگر عید کارڈ بھیجنے سے فخر یا نمود و نمائش مقصود نہ ہو، اور اس میں جاندار کی تصویریں نہ بنی ہوئی ہوں، اس میں بے ہودہ اور غیر شرعی علامات یا ڈیزائن نہ ہوں اور اس میں اسراف بھی نہ کیا جائے بلکہ محض زینت یا دوسرے کا دل خوش کرنا مقصود ہو تو اس نیت سے عید کارڈ بھیجنے کی گنجائش ہے۔

## (۵) سویاں پکانا

عید کے دن سویاں پکانا فی نفسہ مباح ہے لیکن اس کو سنت قرار دینا یا ضروری سمجھنا غلط ہے، سنت سے اتنا ثابت ہے کہ عید الفطر کے دن نماز کیلئے جانے سے پہلے طاق عدد میں کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھالی جائے، لیکن اس کے ساتھ سویوں کو خاص کر لینا، یا دوسروں کے ہاں بھیجنے کو ضروری سمجھنا یا جو شخص سویاں نہ پکائے اس کو غلط سمجھنا صحیح نہیں، البتہ اپنی پسند یا سہولت کے لحاظ سے سویاں پکانے میں کوئی حرج نہیں۔

## صدقۃ الفطر

## صدقۃ الفطر کس پر واجب ہے:

صدقۃ الفطر ہر اس آزاد مسلمان پر واجب ہے جس کی ملکیت میں سونا چاندی، نقد رقم، سامان تجارت اور حاجاتِ اصلیہ سے زائد (ضرورت سے زائد) سامان ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے بقدر موجود ہو، اس میں عاقل اور بالغ ہونا شرط نہیں ہے۔

## صدقۃ الفطر واجب ہونے کا نصاب:

صدقۃ الفطر کے نصاب میں پانچ چیزوں کا اعتبار ہے: (۱) نقد رقم: خواہ اپنی کرنسی کی شکل میں ہو یا بیرونی کرنسی کی شکل میں ہو یا بانڈ وغیرہ کی شکل میں ہو۔ (۲) سونا، (۳) چاندی: کسی بھی شکل میں ہو خواہ زیورات کی شکل میں ہو ڈلی کی شکل میں، خواہ استعمال میں ہوں یا نہ ہوں۔ (۴) مال تجارت (۵) ضرورت سے زائد سامان: شریعت کی نظر میں ضرورت سے زائد سامان وہ ہوتا ہے جو انسان کے استعمال میں نہ آ رہا ہو، جیسے زائد قیمتی کپڑے، آرائشی اور نمائشی اشیاء اور برتن، غیر رہائشی پلاٹ، مکان، ٹی وی، وی سی آر وغیرہ یہ سب ضرورت سے زائد سامان میں شامل ہے۔

اب اس نصاب کا مالک ہونے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں: ایک تو یہ کسی کی ملکیت میں ان پانچ چیزوں میں سے صرف اور صرف سونا ہے، اس کے علاوہ اس کے پاس نہ چاندی ہے، اور نہ کسی قسم کا تجارتی سامان ہے، اور نہ نقد رقم ہے اور نہ ہی کسی قسم کا ضرورت سے زائد سامان ہے، تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ اگر یہ سونا ساڑھے سات تولہ یا اس سے زائد ہے تو اس پر صدقۃ الفطر واجب ہے، اور اگر ساڑھے سات تولہ سے کم ہے تو صدقۃ الفطر واجب نہیں۔ لیکن یہ صورت بہت کم ہوتی ہے کیونکہ انسان کے پاس کچھ نہ کچھ نقد رقم موجود ہی ہوتی ہے۔

بہر حال یہی صرف ایک ایسی صورت ہے کہ جس میں ساڑھے سات تولہ سونے کے نصاب کا اعتبار ہے، اس کے علاوہ جتنی بھی صورتیں ہیں ان میں ساڑھے باون تولہ چاندی کے نصاب کا اعتبار ہے۔

لہذا اگر کسی کی ملکیت میں سونے کے علاوہ باقی چار چیزوں میں سے کوئی چیز مثلاً صرف چاندی ہو اور وہ ساڑھے باون تولہ یا اس سے زائد ہو، یا کسی کے پاس صرف نقد رقم ہو یا صرف سامان تجارت ہو، اور ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے۔

اسی طرح اگرچہ کسی کی ملکیت میں ان چاروں چیزوں میں سے تو کوئی چیز نہ ہو، لیکن ضرورت سے زائد اشیاء ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر موجود ہوں، تو اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے۔

اسی طرح جس شخص کے پاس یہ پانچوں چیزیں تھوڑی تھوڑی موجود ہوں یا ان میں سے دو یا تین یا چار چیزیں موجود ہوں اور ان سب کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے بقدر ہو تو اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے، اور اگر ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت سے کم ہو تو اس پر صدقۃ الفطر واجب نہیں بلکہ یہ شخص خود زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر کا مصرف ہے۔

**نوٹ:** جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صدقۃ الفطر بھی اسی شخص پر فرض ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہے، تو یہ غلط ہے، کیونکہ زکوٰۃ واجب ہونے کیلئے چار چیزوں کا اعتبار ہے، جبکہ صدقۃ الفطر واجب ہونے کیلئے پانچ چیزوں کا اعتبار ہے۔

**نوٹ:** یاد رکھئے کہ جو شخص صدقۃ الفطر کے نصاب کا مالک ہے یعنی اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق اس پر صدقۃ الفطر واجب ہو جاتا ہے، تو اس پر قربانی بھی واجب ہے، اور اسکو زکوٰۃ لینا بھی جائز نہیں، اور جو شخص اس نصاب کا مالک نہیں، اس پر نہ صدقۃ الفطر واجب ہے اور نہ ہی قربانی واجب ہے، بلکہ یہ شخص زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر کا مستحق ہے بشرطیکہ سید نہ ہو۔

### صدقۃ الفطر کب واجب ہوتا ہے

زکوٰۃ کی طرح صدقۃ الفطر واجب ہونے کیلئے سال گزرنا شرط نہیں، بلکہ صدقۃ الفطر عید الفطر کی صبح صادق کے وقت واجب ہوتا ہے، صبح صادق سے پہلے پہلے جو شخص نصاب کا مالک بن گیا اس پر صدقۃ الفطر واجب ہوگا، اور جس کی ملکیت میں صبح صادق سے پہلے نصاب کے بقدر مال نہ رہا، اس پر صدقۃ الفطر واجب نہیں ہوگا۔

### صدقۃ الفطر کی ادائیگی کا وقت

مستحب یہ ہے کہ صدقۃ الفطر نماز عید سے پہلے ادا کر دیا جائے، نماز کے بعد بھی ادا کیا جاسکتا ہے، اور رمضان میں بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔



صدقۃ الفطر تاخیر سے ساقط نہیں ہوتا۔

### صدقۃ الفطر کن لوگوں کی طرف سے واجب ہے

۱ صدقۃ الفطر اپنی ذات کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے، اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے، اور نابالغ بچوں میں سے کوئی والد اسے تو صدقۃ الفطر اسی کے مال میں سے دیدیا جائے۔

۲ بالغ عورت پر اپنا صدقۃ الفطر خود ادا کرنا واجب ہے اس کے شوہر یا والد پر نہیں، البتہ اگر عورت اپنے شوہر یا والد کو کہدے کہ میری طرف سے صدقۃ الفطر ادا کر دو، اور پھر وہ ادا کر دیں، تو ادا ہو جائے گا۔

۳ اگر شوہر کا بیوی کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنے کا معمول ہو تو ہر مرتبہ کہنا ضروری نہیں بلکہ کہے بغیر بھی بیوی کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا۔

۴ باپ پر بالغ اولاد کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا واجب نہیں، بلکہ اولاد پر خود واجب ہے، البتہ اگر وہ اپنے والد کو کہدیں کہ ہماری طرف سے صدقۃ الفطر ادا کر دیں، اور پھر وہ ادا کر دے، تو ادا ہو جائے گا، اسی طرح اگر وہ بالغ اولاد باپ کی کفالت میں ہو اور باپ کا ان کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنے کا معمول ہو تو ان کو بتائے بغیر بھی ان کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا۔

### صدقۃ الفطر کا مصرف

صدقۃ الفطر کا مصرف ہر وہ شخص ہے جس پر صدقۃ الفطر واجب نہ ہو، اور وہ ہاشمی یا سید بھی نہ ہو۔

### صدقۃ الفطر کی مقدار

صدقۃ الفطر کی ادائیگی کیلئے حدیث میں چار چیزوں کا ذکر ہے گندم، جو، کھجور، کشمش، اب اس کی ادائیگی کی تین صورتیں ہیں:

ایک صورت تو یہ ہے کہ ان ہی چار چیزوں میں سے کسی چیز کے ذریعہ صدقۃ الفطر ادا کرے، تو اس صورت میں وزن کا اعتبار ہے، اگر صدقۃ الفطر میں گندم دے رہا ہے تو فی کس نصف صاع (احتیاطاً دو کلو) گندم دیدے، اور اگر جو، کھجور یا کشمش دے رہا ہے تو فی کس ایک صاع (ساڑھے تین کلو) جو یا کھجور یا کشمش دیدیے۔

دوسری صورت یہ ہے ان چار چیزوں کے علاوہ کسی اور جنس مثلاً چاول یا مکئی وغیرہ سے صدقۃ الفطر ادا کر رہا ہے تو اس صورت میں قیمت کا اعتبار ہے، یعنی اگر کوئی شخص صدقۃ الفطر میں کوئی اور جنس مثلاً چاول دے رہا تو ضروری ہے کہ اس کی قیمت اتنی ہو کہ جتنی نصف صاع

گندم یا ایک صاع جو یا کشمش یا کھجور کی قیمت بنتی ہے۔

تیسری صورت جو کہ شہروں میں رائج ہے وہ یہ ہے کہ نقد کے ذریعہ صدقۃ الفطر ادا کیا جائے، اور یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس سے فقیر اپنی ہر ضرورت پوری کر سکتا ہے۔ نقد سے ادا کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ فی کس نصف صاع (احتیاطاً دو کلو) گندم یا ایک صاع (ساڑھے تین کلو) جو یا کشمش یا کھجور کی قیمت کے بقدر نقد رقم ادا کر دی جائے۔ عام طور پر لوگ گندم کے حساب سے ادا کرتے ہیں، لیکن جن لوگوں اللہ نے وسعت دی ہو ان کو کشمش یا کھجور کے حساب سے بھی ادا کرنی چاہیے۔

### شوال کے چھ روزے

عید الفطر کے بعد مزید چھ دن روزے رکھنا بہت فضیلت اور ثواب کا کام کام ہے، احادیث میں اس کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے، یہ چھ روزے ماہ شوال کے اندر رکھنے ہیں خواہ مسلسل رکھے جائیں یا وقفہ وقفہ سے رکھے جائیں، دونوں درست ہیں، حدیث پاک میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

من صام رمضان ثم أتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر (صحیح مسلم)

یعنی جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ ایسا ہے کہ اس نے سارے سال روزے رکھے۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے:

من صام رمضان وأتبعه ستا من شوال خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه. (مجمع

الزوائد)

یعنی جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ گناہوں سے ایسے صاف ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے نکلا ہو۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين